Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 6- اگست 1999ء - 23 ربیع الثانی 1420 ہجری - 6- ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 176

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ برطانیہ 1999ء سے افتتاحی خطاب 30 جولائی 1999ء

اس سال ایک کروڑ سے زائد نئے احمدی ہونے کی اطلاع مل چکی ہے

آج تک دنیا کے کسی مذہب کو یہ توفیق نہیں ملی کہ ایک سال میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ اس میں شامل ہوئے ہوں

جلسہ کے پہلے دن کی حاضری گزشتہ سال کے آخری دن کی حاضری سے بڑھ چکی ہے

1899ء کے الہامات کا تذکرہ جو 1999ء میں پورے ہو رہے ہیں-

مبشروں کا زوال نہیں ہوتا- گورنر جنرل کی پیشگوئیاں پوری ہونے کا وقت آگیا ہے

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اسلام آباد- برطانیہ 30- جولائی 1999ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 34 ویں جلسہ سالانہ کے افتتاح کے طور پر خطاب فرمایا- آپ نے فرمایا کہ ابھی اپنے افتتاحی خطاب سے پہلے میں نے جس سورۃ کی تلاوت کی ہے وہ قرآن کریم کا افتتاح ہے یعنی سورۃ فاتحہ- یہ سورۃ قرآن کریم کے تمام مضامین کا خلاصہ پیش کرتی ہے- اس پر ہم جتنا غور کریں کم ہے اور جتنا اس کی گہرائی میں جائیں اتنا ہی کم ہے-

جلسہ سالانہ کی غیر معمولی حاضری

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سب سے پہلے میں اس جلسہ کی حاضری کا ذکر کرتا ہوں- امیر صاحب برطانیہ نے جو اعداد و شمار مجھے دیئے ہیں اس کے مطابق اس جلسہ سالانہ کی پہلے دن کی حاضری گذشتہ جلسہ کے آخری دن کی حاضری سے زیادہ ہے- گذشتہ سال کے آخری دن حاضری ساڑھے سترہ ہزار تھی جبکہ امسال جلسہ کی پہلے دن کی حاضری ساڑھے اٹھارہ ہزار ہے-

حضور نے فرمایا اس کی بڑی وجہ یہ غلطی ہے کہ لوگوں نے اس سال کے جلسہ کو اس صدی کا آخری جلسہ سمجھ لیا- چنانچہ سب نے اس میں شامل ہونے کے لئے دوڑ لگادی- جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس صدی کا آخری سال 1999ء نہیں بلکہ 2000ء ہے- اور 2001ء اگلی صدی کا پہلا سال ہوگا-

حضور نے فرمایا بعض امور ایسے ہیں جن کا جماعت احمدیہ کی تاریخ سے گہرا ربط ہے- اس اعتبار سے اس جلسہ کو ایک سنگ میل قرار دیا جا سکتا ہے- خدا تعالیٰ ہماری فتوحات کی راہوں کو اور وسیع کردے-

ایک کروڑ

حضور ایدہ اللہ نے یہ انقلاب انگیز اعلان فرمایا کہ ایک سال ہی میں ایک کروڑ سے زائد افراد کے احمدی ہونے کی اطلاع مل چکی ہے- آج تک دنیا کے کسی مذہب کو یہ توفیق نہیں مل سکی کہ ایک سال میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ اس مذہب میں شامل ہوئے ہوں- عیسائیت اپنی ساری ترقی کے باوجود یہ ثابت نہیں کر سکتی- حضور نے سورہ نصر کے حوالے سے فرمایا کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ جب دیکھو کہ لوگ فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اس وقت غرور تکبر اور نفسانیت کو چھوڑ دو- اور خدا کے حضور جھک جاؤ- حضور نے فرمایا یہ منظر دنیا کی فتوحات میں کہیں دکھائی نہیں دیا کرتا- وہاں تو فوجیں ملکوں پر قبضہ کرتی ہیں- یہاں پر فوج در فوج لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں- آج ضرورت ہے کہ استغفار کرو- اللہ کی حمد بلند کرو- آج کا جلسہ اس لحاظ سے سورہ نصر کا جلسہ بن گیا ہے- اور رفتہ رفتہ اس کی یہ صورت مزید کھلتی جائے گی-

دو نشانات

حضور ایدہ اللہ نے کراچی کے ایک شخص کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کا اعلان فرمایا- ضمناً آپ نے حضرت مسیح موعود کے ایک الہام اور اس کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا-

1899ء کے الہامات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب میں 1899ء کے الہامات بیان کرتا ہوں- میرا یقین ہے کہ 1899 کے الہامات 1999ء میں بھی پورے ہوں گے- آپ کو میں تفاصیل بتاؤں گا تو ان الہامات کے پورا ہونے میں واضح تعلق دکھائی دے گا- 14- ستمبر 1899ء کو الہام ہوا- ایک عزت کا خطاب ایک بڑا نشان ظاہر ہوگا- حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں یہ امید کرتا ہوں کہ خدا اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے نیک طینت آدمیوں کی رہنمائی کرے گا-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا 1899ء میں صلح کی جو بناء ڈالی گئی تھی آج پھر 1999ء میں مباہلے کو چھوڑیں اور صلح کی طرح ڈالیں-

باقی صفحہ 2 پر

جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر

پورا ربوہ ایک وسیع جلسہ گاہ بن گیا

○ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 34 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر اہل ربوہ نے غیر معمولی ذوق وشوق اور دلچسپی کے ساتھ سارا پروگرام سنا- لوکل انجمن احمدیہ کے صدر صاحبان کی میٹنگ منعقدہ 18 جولائی میں جلسہ کی تیاریوں پر غور کیا گیا- صدر صاحبان کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے محلہ میں ڈش کے مراکز کو نئے سرے سے چیک کریں- بیٹھنے کے انتظامات ٹھیک کرلیں- ڈشوں یا ٹی وی میں کوئی خرابی ہو تو بروقت درست کروالیں- اور تمام اہل ربوہ کو بار بار یہ پیغام دیا جائے کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور پروگراموں کے وقت تمام کاروبار اور ہر قسم کی دیگر مصروفیات ترک کر دی جائیں- سڑکوں پر غیر ضروری آمدورفت نہ ہو تاکہ گاڑیوں کا شور پروگرام سننے میں حارج نہ ہو- صدران کو ہدایت کی گئی کہ وہ خود اور ان کی ٹیمیں دورہ کر کے ان تمام انتظامات کو یقینی بنائیں-

لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے جلسے کے پروگرام 6 ہزار سے زائد کی تعداد میں شائع کر کے محلوں میں پہنچا دیئے گئے جہاں صدر صاحبان نے ان پروگراموں کو ہر گھر میں پہنچا دیا- بعض محلوں نے پروگرام کم پڑ جانے کی وجہ سے مزید کاپیاں بھی منگوائیں- چنانچہ حضور کے خطبہ اور دیگر تینوں خطابات کے وقت ربوہ پر مکمل سکوت طاری رہا- ہر قسم کے بازار اور دکانیں بند تھیں- لوکل انجمن احمدیہ کی گشت کرنے والی ٹیموں نے بتایا کہ ربوہ کی گلیوں سے گزرتے ہوئے دائیں بائیں ہر طرف سے جلسہ کے پروگرام کی آوازیں کان میں پڑتی رہتیں- ابھی تلاوت ہو رہی ہے- آگے گئے تو نظم شروع ہو گئی- اس کے بعد حضور کے خطاب کی دلکش اور مسحور کن آواز ہر گلی ہر محلے ہر گھر میں سے سنائی دے رہی تھی- یوں لگ رہا تھا کہ سارا ربوہ ایک وسیع جلسہ گاہ بن گیا ہے- جس میں ربوہ کے تمام باسی اپنے محبوب آقا کو ڈش انٹینا کی وساطت سے ٹی وی سکرین پر جلوہ نما دیکھ رہے تھے- یہ ایک محویت اور لطف کا شاندار عالم تھا- جب حضور نے ایک کروڑ احمدی ہونے کا اعلان کیا تو ربوہ کے کونے کونے میں مسرت اور شادمانی کی لہر دوڑ گئی- ہر گھر سے تحسین و آفرین اور الحمدللہ اللہ اکبر اور سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں- اللہ اکبر' اللہ اکبر محلوں میں اور دفاتر میں اجتماعی طور پر مٹھائی تقسیم کی گئی-

عالمی بیعت کی تقریب کے وقت اہل ربوہ کی مسرت و شادمانی قابل دید تھی- تینوں دنوں کے پروگرام میں جملہ احباب اور خواتین نے بے حد ذوق و شوق اور روحانی جذب و عقیدت سے شرکت کی- سارے ربوہ پر دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کا ایک روح پرور ماحول طاری تھا- تمام پروگرام اور مصروفیات ترک کر کے صرف جلسہ کی مصروفیات اور جلسہ کے پروگرام نظروں میں تھے- ہر گھر میں جلسہ ہو رہا تھا- سارا ربوہ جلسہ گاہ بن گیا تھا-

اس جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں ایک خوشکن بات یہ تھی کہ جلسہ کے پروگراموں کے دوران ایک دفعہ بھی بجلی کی رو منقطع نہیں ہوئی- حالانکہ اس سے پہلے کے دنوں میں قریباً

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

بقیہ صفحہ 1 کالم 3

عزت کا خطاب کے لفظ میں اشارہ ہے کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود کی تکریم قائم ہوگی۔ اور یہ سال خاص تکریم کا نشان بن جائے گا۔ انشاء اللہ

ستمبر 1899ء بروز دوشنبہ دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہم دعا کرنے ہی لگے تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سو سال کے بعد ایک بار پھر اللہ کی رحمت کی بارش شروع ہو گئی ہے۔ یہ فتح و نصرت کی بارش ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا خواب سچی ہے۔ باران رحمت کا دروازہ کھلے گا اور نشان نمودار ہو گا۔ حضور نے فرمایا اس سال کی جو رپورٹ پیش ہو گی اس میں بھی بارش کا ذکر ہے۔ دنیا کے ہر ملک کا بارش سے تعلق ہے۔ ایک واقعہ ہے جس میں ہمارے معلمین کے ہاتھ گرنے سے پہلے موسلا دھار بارش ہو گئی۔

پھر ایک الہام ہے۔ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے سر پر سلطان ہے۔ ایک دبلا پتلا گورے رنگ کا لڑکا میرے سامنے لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا عزیز ایسا جو سلطان ہو گا۔ یعنی ایسا نشان ہو گا جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہے۔

حضور نے فرمایا ضمناً" میں یہ بھی بتاتا ہوں کہ یہ رؤیاء ظاہری رنگ میں بھی پوری ہو چکی ہے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بیٹے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو بعد میں احمدی ہوئے اس الہام کے وقت ان کے احمدی ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ فروری 1906ء میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بیعت کر کے اپنے دادا کے ہاتھ پر احمدیت میں شامل ہو گئے۔ یعنی اس الہام کے کئی سال بعد وہ بیٹا آیا جس کے باپ کے نام کے ساتھ سلطان کا لفظ تھا۔

19۔ ستمبر 1899ء کو الہام ہوا۔ ہم تیرے لئے ہری بھری کھیتیاں اگائیں گے۔ اس سے احمدیت کی ہری بھری کھیتیاں مراد ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ کھیتیاں جو ربیع کے موسم میں گندم جو وغیرہ کی کھیتیاں ہوتی ہیں۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا دعا کریں کہ ہمارے زمانے میں بھی ربیع کے موقع پر یہ الہام پورا ہو۔

ایک الہام ہے کہ آگ ہے اور دھواں ہے چنگاریاں اڑتی ہیں مگر کوئی نقصان نہیں کرتیں اور میں پڑھتا ہوں یا حی و یا قیوم برحمتک نستغیث

حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا یہ نقشہ تو اٹامک بم کا ہے۔ یہ کب چلے گا یہ اللہ کو معلوم ہے۔ مگر اس نے لازماً پورا ہونا ہے۔ اس میں جماعت کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ اس کو بچالے گا۔

چند منٹوں میں پورا ہونے والا الہام

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کے الہامات میں سے بعض ایسے ہوتے تھے جو بڑی تیزی سے پورے ہوتے تھے۔ اس کی ایک دو مثالیں یہ ہیں حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔ تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔ حضرت مسیح موعود بڑی امانت اور دیانت کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو اپنے الہامات بتا دیتے تھے اور پھر اس کا پورا ہونا خدا پر چھوڑ دیتے تھے۔ یہ توکل کا عظیم مقام تھا جو آپ کو حاصل تھا۔ چنانچہ آپ نے یہ الہام بھی حضرت حافظ حامد علی صاحب کو بتا دیا۔ اس کے چند منٹ کے بعد آپ نماز کے لئے نیچے اترے تو دیکھا کہ دو لڑکے گھوڑوں پر سوار تھے ایک چھوٹا تھا اور ایک بڑا تھا۔ ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اس کی ران میں سخت درد ہو رہا ہے۔ ہم علاج کی خاطر آپ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ کے علاج سے استفادہ کریں۔ یعنی فوراً ہی دردناک ران آپ کے سامنے آگئی۔ حضرت مسیح موعود نے درد کرنے والی ران پر ہاتھ رکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ران بغیر علاج کے ٹھیک ہو گئی۔ 1899ء کا ایک اور الہام ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں میرے دانت میں درد تھا اتنا سخت درد تھا کہ کسی دم قرار نہ تھا۔ ایک شخص سے پوچھا اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا علاج دنداں اخراج دنداں۔ مگر آپ کو دانت نکالنے میں تامل تھا۔ حضرت مسیح موعود نے دانت درد سے بے قرار ہو کر چارپائی کی پائنتی پر سر رکھا۔ اسی وقت غنودگی طاری ہوئی اور دوبارہ جاگے تو دانت کی تکلیف دور ہو چکی تھی۔ اور یہ لفظ زبان پر تھے۔

یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو خدا ہی شفا دیتا ہے۔ محض دعا سے خدا تعالیٰ نے دانت کو اچھا کر دیا۔

ایک اور الہام تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تیرے ساتھ صلح اور آشتی پھیلے گی۔ پھر الہام ہوا مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ مسیح موعود اس دور کے گورنر جنرل یعنی حکم عدل تھے آپ کی پیشگوئیاں لازماً پوری ہونی تھیں۔

1899ء میں ہی ایک دفعہ فرمایا۔ رات کے وقت جب ہر طرف خاموشی چھا جاتی ہے اور اس وقت ہم اکیلے ہوتے ہیں اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈوبتا ہے حضور نے فرمایا یہ محبت الٰہی کا نظارہ ہے۔ جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو اسے چاہئے کہ انکسار اختیار کرے اور خدا کو یاد کرے۔

1899ء کا ایک اور ارشاد۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی لمبی ہے۔ موت کا کوئی وقت نہیں۔ یہ ایام پھر نہ ملیں گے اور کہانیاں رہ جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں یہ 1899ء کی پر درد دعا ہے۔ اے میرے حی و قیوم تو نے ہی مجھے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث کیا ہے طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا ہے۔ میرے لئے کوئی نشان دکھا جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے مجھے قبول کر لیں۔ میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں۔ میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو میرا خدا ہے۔ اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اگر میں تیرے حضور سچا ہوں۔ تو تو میرے حق میں گواہی دے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آیئے ہم سب بھی حضرت مسیح موعود کی غلامی میں ہاتھ اٹھائیں ہماری روح بھی اللہ کے حضور اچھلے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1 کالم 4

روزانہ ہی دن رات میں وقفے وقفے سے بجلی جاتی رہی۔ اور بعد میں بھی یہی صورت ہے۔ اس لحاظ سے ربوہ کے شہری پریشان تھے انہوں نے صدر عمومی صاحب کی کاوشوں کو سراہا جنہوں نے محکمہ بجلی سے مسلسل رابطہ رکھا اور اہل ربوہ کو جلسہ سالانہ جیسی نعمت سے بھرپور استفادہ کرنے کا موقع پہنچایا۔

پھول پہ سفاک خنجر......

جان دی راہِ وفا میں، عہد کو توڑا نہیں
تو نے دنیا کو مقدم دین پر رکھا نہیں

پھول پہ سفاک خنجر آزماتے ہی نہیں
دستِ قاتل! تو نے کیوں سوچا نہیں، سمجھا نہیں

قطرہ قطرہ خونِ "قادر" کہہ رہا ہے ہمنشیں!
جو قتیلِ راہِ حق ہو وہ کبھی مرتا نہیں

یاد پھر آنے لگے ہم کو بہت "عبداللطیف"
راہِ تسلیم و رضا کو آج بھی چھوڑا نہیں

مشکلیں آتی رہیں ہر موڑ پر، ہر گام پر
صاحبِ ایماں کبھی جھکتا نہیں، ڈرتا نہیں

اپنے خوں سے تو نے "قادر"! جو جلایا ہے چراغ
نفرتوں کی آندھیوں سے وہ دیا بجھتا نہیں

غم کا بادل ٹوٹ کر بستی پہ برسا تھا ندیمؔ
ضبط کا دریا کناروں سے مگر چھلکا نہیں

انور ندیمؔ علوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون صاحب

مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

آسمان روحانیت کے "قمر" کا ایک ٹکڑا گر پڑا

دنیا میں دہشت گردی کی اتنی وارداتیں ہوئیں۔ قتل وغارت گری اور بے گناہ قیمتی جانوں کے ضیاع کا سلسلہ اس طرح جاری رہا گویا یہ روزمرہ کا فرض ادا ہو رہا ہے۔

اس صدی کے پہلے ہی سال 1901ء میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے ایک شاگرد عبدالرحمٰن صاحب کو حق قبول کرنے کی پاداش میں گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ پھر 14 جولائی 1903ء کو حضرت شہزادہ صاحب کو ملک افغانستان میں ہی چرخی پل جیل کابل کے ساتھ والے میدان میں جس وحشت اور درندگی سے سنگسار کیا گیا اس کی مثال بھی نہیں ملے گی۔ اور جس کمال بہادری اور کمال استقامت اور کامل صبر کے ساتھ اپنی متاع جان حضرت شہزادہ صاحب نے اپنے خالق ومالک کے سپرد کر دی وہ بھی بےمثال ہے "اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں" تیری پاک روح اپنے خالق و مالک کے قدموں میں قربان ہونے کے لئے بیقرار تھی۔ اس لئے وہ کمال اطمینان کے ساتھ اس قتل گاہ کی طرف بڑھتی گئی۔

اس کے بعد 31۔ اگست 1924ء کو بھی اور 5 فروری 1925ء کو بھی کئی جان نثاروں نے تاریخ افغانستان کے کئی درخشندہ باب اپنے خون سے رقم کئے۔

اب یہ صدی جو اختتام کو پہنچ رہی ہے اس میں سینکڑوں "شاتان" ذبح کی گئیں۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلسل خطبات کے ذریعہ ان روح پرور یادوں کو جو بھولی تو نہیں تھیں کچھ مدھم ضرور ہو گئی تھیں۔ پھر سے تازہ کر دیا ہے۔ اب اس گلستان عشق و وفا میں پھر بہار آگئی ہے۔

سچ ہے اقوام وملل کی کھیتیاں پانی سے نہیں خون سے سینچی جاتی ہیں۔ راہ خدا میں ان جان پر کھیل جانے والوں کی تاریخ پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ وہ ہمیں مسلسل دعوت عمل دے رہے ہیں۔ اور بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ

یہ ہمیں تھے جن کے لباس پر سر راہ سرخی مل گئی
یہی داغ تھے جو سجا کے ہم سر بزم یار چلے گئے

آج کی نشست میں علم و ادب کے جس نابغہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ایک کم سخن وسیع النظر مومنانہ فراست بلندی کردار اور اخلاق حسنہ کا حامل جوان رعنا تھا۔ جیسا کہ اوپر میں نے اظہار کیا ہے۔ کہ اس صدی کے شروع میں کابل کی پہاڑیوں کی اوٹ میں حق کو قبول کرنے کے جرم میں جو قتل وغارت کا بازار گرم کیا گیا تھا۔ وقتاً فوقتاً اس کا تسلسل جاری رہا۔

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کبھی لو ذرا سی جو کم ہوئی تو لہو سے ہم نے ابھار دی

اللہ کی راہ میں جان فدا کرنے اور خون بہانے کی داستان لرزہ خیز بھی ہے اور ایمان افروز بھی۔

صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی والدہ محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ نے الفضل 7 جون کی اشاعت میں کچھ حالات تحریر فرمائے ہیں جو برستی آنکھوں سے ہی پڑھ سکا ہوں۔ لیکن اس کے مطالعہ سے یہ حیرت انگیز اور ایمان افروز حقیقت سامنے آئی کہ سیدہ ممدوحہ نے اتنی کاری ضرب کے صدمہ جانکاہ کے باوجود کمال صبر اور راضی برضاءِ الٰہی رہنے پر پورا عمل کیا۔ اور اپنے لخت جگر کی اس جان کی قربانی پر باوجود شدید رنج و الم کے اس لحاظ سے مسرت اور خوشی کا بھی اظہار کیا کہ ان کی گود کا پالا ہوا سپوت وہ پہلا فرزند مسیح موعود تھا جس نے اپنا جوان خون ملت کے کھیت کی آبیاری کے لئے پیش کر دیا۔

سیدہ موصوفہ نے ایک جگر پاش کر دینے والا جملہ بھی اپنے مضمون میں شامل کیا۔ کہ "میرے بچے صبر اپنی جگہ اور ممتا اپنی جگہ"

اس میں شک نہیں کہ اس مقدس خاندان کی ممتا بھی بےمثال ہے اور صبر بھی بے نظیر ورنہ ہمارے ملک میں تو ایسے سانحات ہو جائیں۔ تو سینہ کوبی اور بال نوچنے بلکہ زنجیر زنی تک نوبت آتی ہے۔ مگر اس مقدس خانوادے کے مقتدا اور پیشوا نے تو آنسو بہانے کو بھی صرف اور صرف "پیش رب ذوالمنن" تک ہی محدود کر دیا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود نے جماعت کی اصلاح اسی طور پر کی ہے کہ سارا "بث و حزن" اللہ قدیر و عزیز ہی کے حضور پیش کیا جائے۔ اور کوئی شکوہ کہیں اور نہ ہو۔

اس جگہ میں اس صدی کے ابتدائی سالوں میں ہونے والے 14 جولائی 1903ء کے دردناک واقعہ کے متاثرین میں سے حضرت شہزادہ صاحب آف افغانستان کے بیٹے صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب لطیف کے صبر جمیل کا ذکر کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ 1903ء کے سنگساری کے واقعہ کے وقت ان کے اس بیٹے کی عمر اندازاً 9/8 سال تھی۔ ان کے والد کو تو 14 جولائی 1903ء کو حد درجہ سفاکانہ طریق پر قتل کر دیا گیا تھا لیکن خاندان کے بقیہ افراد پر بھی ظلم و ستم کی وہ قیامت ڈھائی گئی۔ جس کے سننے سے بھی انسان پر وحشت طاری ہو جاتی ہے۔ اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

58-1957ء کی بات ہے۔ کہ صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب لطیف اپنے چچازاد بھائی صاحبزادہ عبدالرب صاحب کے ایک نجی ملازم کی ضمانت پر رہائی کرانے کے سلسلے میں سرگودھا میرے پاس تشریف لائے۔ اور یہ پہلی ملاقات ہی گہری دوستی میں تبدیل ہو گئی۔ وہ اکثر میرے پاس میرے اصرار پر شب باش ہوتے تھے۔ اور اس دوران ان کے والد بزرگوار حضرت شہزادہ صاحب کی سنگساری اور اس کے بعد باقی افراد خاندان کی جلاوطنی اور پھر لمبے عرصہ تک گندی جیل میں ڈال دینے کے واقعات میں سنتا رہتا تھا۔

میں نے ایک بار یہ بھی گزارش کی کہ وہ کچھ زیادہ وقت نکال کر یہ حالات مجھے املا کرا دیں جس پر موصوف راضی ہو گئے۔ لیکن اس کے بعد ان کی علالت طبع۔ اور پھر وفات نے اس میری خواہش کی تکمیل نہ ہونے دی۔ گو میں نے محسوس کیا۔ کہ انہیں اپنے خاندان کی قربانیوں اور مظالم کے بیان کرنے میں حجاب محسوس ہوتا تھا۔

اسی دوران سرگودھا میں چوہدری قائم دین صاحب جو بڑا عرصہ سرگودھا میں افسر مال رہے اور پھر قائم مقام ڈپٹی کمشنر سرگودھا بھی تعینات ہوئے۔ انہیں جب علم ہوا۔ کہ حضرت شہزادہ صاحب مرحوم آف کابل کے بیٹے صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب لطیف میرے پاس تشریف لائے ہوئے ہیں تو انہوں نے ان سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اور علیحدگی میں 1903ء کے واقعات سننے کی اپنی دیرینہ تمنا کا اظہار کیا۔ چنانچہ ڈیڑھ گھنٹے تک چوہدری صاحب موصوف کی کوٹھی پر یہ ملاقات جاری رہی۔ اور اس کے بعد جب تک چوہدری صاحب زندہ رہے حیرت اور حد درجہ پسندیدگی بلکہ عقیدت سے اس امر کا اظہار کرتے رہے کہ میں نے اس شخص سے ملاقات کی ہے۔ اور حالات سنے ہیں۔ جو نہ صرف سنگسار ہونے والے باپ کا بیٹا ہے۔ بلکہ خود عملاً ہر روز حکومت افغانستان کی طرف سے موت کا سامنا کرتا رہا۔ جس میں اس کے بہن بھائی ہی شریک نہیں تھے۔ بلکہ بزرگ والدہ بھی اپنی ضعیف العمری کے باوجود تختۂ مشق ظلم و ستم بنی رہیں۔ لیکن مصائب جھیلنے والا شخص اس وقت کے شاہ کابل کے خلاف کوئی سخت لفظ کہنے کو تیار نہیں تھا۔ ہاں اتنا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ باوجود کئی خوبیوں کے بادشاہ ملاؤں کے بھڑے میں آگیا تھا۔ اور اسی وجہ سے ان کے والد بزرگوار کو سنگسار کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

انہیں حیرت اس لئے ہوئی کہ بادشاہ کی ایسی متعصبانہ اور مہلک کارروائیوں کے باوجود کوئی حرف شکایت متاثرین کے لب پر نہ آنا کمال صبر استقامت اور راضی برضا رہنے کی دلیل ہے۔

خوشبوئے تبسم چھین سکی نہ موت بھی جن کے ہونٹوں سے
ان دیوانوں کو تکتی ہیں حیرت سے ستم کی زنجیریں

یہ نوٹ صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی والدہ ماجدہ کے دردناک مگر نصیحت آموز مضمون سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔ میرا یہ مختصر مضمون اس بلند مرتبت بطل احمدیت کی حسنات گنوانے کی کاوش تو نہیں ہے۔ لیکن سیدہ ممدوحہ کے مضمون میں جو یہ بیان آیا کہ "امی اس گاڑی میں آپ نے کوئی کام نہیں کرنا۔ یہ انجمن کی گاڑی ہے۔ اور مجھے چھوڑنے آئی ہے" اس واقعہ سے موصوف کی امانت دیانت سلسلہ احمدیہ کے اموال کی حفاظت کا گہرا احساس اور تقویٰ کی باریک راہوں کے متلاشی ہونے پر جو روشنی پڑتی ہے۔ وہ کسی تبصرے کی محتاج نہیں۔

میاں غلام قادر احمد صاحب کو اس قدر احساس امانت و دیانت اپنے عالی مرتبت دادا عاشق رسول ﷺ آسمان روحانیت کے چاند حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے وارثت میں ملا ہوا تھا۔ جو قادیان ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر اس وقت تک داخل نہ ہوئے۔ جب تک کہ ان کے لئے پلیٹ فارم کا ٹکٹ خریدا نہ گیا۔

یہ لوگ روشنی کے مینار تھے۔ اور جتنا بھی گھپ اندھیرا ہو جائے یہ مشعلیں نور بکھیرتی رہیں گی۔ اور دنیا ان کے اخلاق عالیہ اور حسنات سے تاقیامت فیض پاتی رہے گی۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت سید عبداللطیف صاحب آف سید گاہ افغانستان کے واقعہ قربانی پر تحریر فرمایا تھا۔ کہ

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ اور جو لوگ میری جماعت سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔"

آندھیاں اور زلازل ہم پر پہلے بھی چل چکے ہیں۔ مگر باوجود اپنی کمزوریوں کے اور باوجود اپنی خطا شعاریوں کے ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ گرتے پڑتے اسی مستقیم راہ کو اختیار کریں گے۔ جسے 1901ء میں میاں عبدالرحمان نے اور 14 جولائی 1903ء کو حضرت شہزادہ عبداللطیف نے اور 31۔ اگست 1924ء کو حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب نے اور 5 فروری 1925ء کو قاری نور علی صاحب اور مولوی عبدالحلیم صاحب نے افغانستان میں اور اس کے بعد سینکڑوں احمدیوں نے ملک پاکستان میں بھی اور بیرون پاکستان بھی اختیار کیا۔ اور وہ احیاء میں شمار ہوئے۔ اور اس صدی کے آخر میں میاں غلام قادر اسی گروہ جاں نثاراں میں شامل ہو گئے۔

تیرے نصیب میں آئی حیات لافانی
مکین خلد برین تیری رفعتوں کو سلام

اے مرزا غلام قادر تو حیّ ہے جب "احیاء" سے تیری ملاقات ہوئی تو اپنے مقدس جد امجد کی خدمت میں دست بستہ عرض کرنا کہ بڑے ابا آپ کی قائم کردہ جماعت اللہ کے فضل اور اس کی توفیق سے آپ کی انہی دعاؤں کی مستحق ہے جو آپ نے 1903ء میں حضرت شہزادہ صاحب کے لئے کی تھیں۔ اور کہنا کہ میرے اور ساری جماعت کے روحانی باپ دیکھ کہ

آج پیراہن ہستی بھی کیا نذر جنوں
آخری تھا یہی ہدیہ تیرے سودائی کا

اور ہمارے چاروں خلفائے کرام نے جماعت کی تعلیم و تربیت بھی اس نہج پر کی ہے کہ اب وہ خطرات کے بادلوں سے گھبراتے نہیں ہیں اور

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عابدہ اسحاق صاحبہ

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقاء ہے"

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورہ احزاب آیات 71-72 میں فرماتا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات کیا کرو وہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے یقیناً ایک بڑی کامیابی نصیب ہوگی۔

اسی آیت میں تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی گئی ہے۔ تقویٰ کا ایک مفہوم یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی عظمت کا احساس کرکے اس کی ناراضگی کا موجب ہونے والے کاموں اور افعال سے بچنے کی کوشش کرے۔ مندرجہ بالا آیات میں خدا تعالیٰ نے یہی ارشاد فرمایا ہے کہ اے مومنو! اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے یعنی اپنے تمام کاموں میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی یا خوشنودی کو مدنظر رکھو گے اور اپنے تمام معاملات میں بنی نوع انسان سے تعلقات کے وقت قول سدید سے کام لوگے اور ہمیشہ صاف' سیدھی اور سچی بات کرو گے تو اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح فرماتا چلا جائے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ پھر فرمایا کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول کے احکامات کی اطاعت کرے گا تو وہ یقیناً اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ایک بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔

زمانہ کے امام حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی جماعت کے لوگوں کو بار بار تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اپنی جماعت کی خیرخواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔"

حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ 1897ء میں اپنی تقریر میں جماعت کو متقی کی علامات بتاتے ہوئے فرمایا کہ

"ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کرکے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔"

غربت اور مسکینی کی زندگی

آپ مزید فرماتے ہیں۔

"آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے۔ انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے نظر آتا ہے اور ان سے باتیں کرتا ہے۔ سو اگر ایسی صورت کسی کو نصیب نہیں تو اس کا مرنا اور یہاں سے چلے جانا نہایت خراب ہے۔ اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی سے بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعے سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔"

بڑا کون ہے

نیز فرمایا کہ

"میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا موجب ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔"

حضرت مسیح موعود کا یہ شعر کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

بھی ہمارے سامنے تقویٰ کے مضمون کو خوب کھول رہا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نیکیاں اور ہمارے اعمال حسنہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں اور ان کے عمدہ نتائج پیدا ہوں تو ہمیں اپنے دلوں اور نیتوں کو ٹٹولنا ہوگا اور ہر دم یہ دیکھنا ہوگا کہ جو کام بھی ہم کر رہے ہیں کیا اس میں تقویٰ یعنی خدا کی ناراضگی سے بچنے اور اس کی خوشنودی کے حصول کی نیت اور ارادہ موجود ہے یا نہیں۔ اگر ہم اس طریق پر اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہیں تو انشاء اللہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے جو ہماری زندگیوں کا حقیقی مقصد ہے۔

تقویٰ کی راہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوۃ کے لائق ہے وہ زکوۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے"

پس ہم میں سے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتا رہے اور تقویٰ کے حصول کی کوشش کرے تاکہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور اس حال میں حاضر ہوں کہ ہمارا مولا ہم سے راضی ہو۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

☆......☆......☆......☆

قمرالحق قریشی صاحب

ہیروشیما کی تباہی

6۔ اگست کو جاپان اور دنیا کے اکثر ملکوں میں یوم ہیروشیما منایا جاتا ہے 6۔ اگست 1945ء کو ہیروشیما پر پہلا ایٹم بم گرایا گیا تھا اور یہ بھرا پڑا شہر دیکھتے دیکھتے راکھ کا ڈھیر اور ہزاروں افراد کا مدفن بن گیا تھا۔ ہیروشیما دریائے اوٹا کے دہانے پر واقع ہے اس کے شمال مشرق اور شمال جنوب میں سات آٹھ سو فٹ بلند پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے لیکن جہاں شہر ہے وہ جگہ ہموار ہے۔ دوسری جنگ عالم گیر سے قبل ہیروشیما کا جاپان کی اہم ترین بندرگاہوں میں شمار ہوتا تھا۔ یہ مغربی جاپان کا سب سے بڑا تعلیمی مرکز تھا۔ اس وقت اس کی آبادی ڈھائی تین لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ 6۔ اگست 1945ء کو صبح آٹھ بجے ایک امریکی طیارے سپر فورٹرس بی 25 نے تیس ہزار فٹ کی بلندی سے شہر کے عین وسط میں ایٹم بم گرایا۔ وسطی علاقہ پرانے شہر کے نام سے موسوم تھا۔ یہاں بینکوں' انشورنس کمپنیوں' تجارتی اداروں اور اخباروں کے دفاتر تھے' جن کی عمارتیں کنکریٹ سے بنی تھیں۔ پرانے شہر سے پرے صنعتی علاقہ تھا جس میں چھوٹے چھوٹے بے شمار چوبی کارخانے اور مزدوروں کے مکان تھے۔ شہر کے مضافات میں جنوب اور مغرب کی جانب بڑے کارخانے تھے۔ مجموعی طور پر ہیروشیما ایک خوشحال شہر تھا لوگ مطمئن اور فارغ البال تھے۔ جاپان کے دوسرے شہروں کی طرح ہیروشیما بھی (جنگ سے پہلے) پھیل رہا تھا۔ نئی تعمیرات کا سلسلہ زور و شور سے جاری تھا۔ 1940ء میں یہاں کی آبادی تین لاکھ 45 ہزار تھی۔ جب ٹوکیو اور دوسرے شہروں پر حملے ہونے لگے تو یہاں بھی لوگوں کا انخلاء شروع ہو گیا۔ ہیروشیما پر جب حملہ ہوا یعنی جب ایٹم بم گرا تو ایک قیامت برپا ہو گئی ہر آدمی نے یہی محسوس کیا کہ بم کا نشانہ اسی کا گھر بنا ہے۔ شہر میں آگ بجھانے کے 32 سٹیشن تھے ان میں سے 17 مکمل طور پر تباہ ہو گئے جو باقی بچ گئے ان کا تین چوتھائی عملہ ہلاک ہو گیا۔ شہر میں 298 رجسٹرڈ ڈاکٹر تھے۔ ان میں سے 30 زندہ بچے تھے لیکن وہ بھی کچھ کرنے کے قابل نہ رہے۔ دو ہزار چار سو نرسوں میں سے صرف چھ سو زندہ بچی تھیں لیکن وہ بھی کچھ کرنے کے قابل نہ رہیں۔ بجلی کے سبھی کارخانے تہس نہس ہو گئے۔ مواصلات کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ اس بم سے دس مربع میل کا علاقہ متاثر ہوا۔ چار مربع میل میں جتنے چوبی مکان تھے جل کر خاکستر ہو گئے ہیروشیما کا قلعہ جو شہر کا محفوظ ترین حصہ تھا زمین بوس ہو گیا ہر جگہ آگ بھڑک رہی تھی۔ زندہ انسانوں کی بجائے لاشوں کے انبار نظر آتے تھے وہ لوگ جو موت کے منہ کا نوالا بننے سے بچ گئے تھے۔ ان کی زبانوں میں لکنت آگئی تھی۔ اس سانحے میں ایک لاکھ چالیس ہزار افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ لوگ اتنے دہشت زدہ ہو گئے کہ پورے ایک ماہ بعد شہر کے ملبے سے لاشوں کو نکالنے کا کام شروع ہو سکا۔ ایٹم بم گرنے سے جو تباہی ہوئی اس کا سلسلہ بعد میں جاری رہا۔ تابکاری سے متاثر ہونے والے ہزاروں افراد ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتے رہے۔ بے شمار کی بینائی زائل ہو گئی جو درخت اس بم سے جلے تھے ان میں پھر سبز کونپل نہیں پھوٹی' زرد زمین پر بھی سیاہی پھر گئی۔

آج کل جو ایٹم بم بنائے جا رہے ہیں یا جو بنائے جا چکے ہیں ان کی طاقت ہیروشیما پر گرائے گئے ایٹم بم سے بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ اس ہولناک تباہی سے تمام دنیا کو محفوظ رکھے۔

(ماخوذ از روشن معلومات)

بقیہ صفحہ 3

اللہ تعالیٰ کے دامن رحمت سے چمٹ کر آپ ہی کے الفاظ میں التجائیں کرتے رہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی ڈگر پر چلنے کی توفیق بخشے جس پر ہمارے بزرگ چل کر سرخرو ہوئے اور فوز اور فلاح پا گئے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر اور اللہ کریم و قدیر میاں غلام قادر کے بزرگ والدین اور صابرہ و شاکرہ بیگم اور معصوم بچوں کی تولیت اور کفالت اپنے ہی ذمہ لے لے اور اپنی شفقت اور فضلوں کے ہاتھ سے ان مجروح دلوں کے سارے زخم مندمل فرما دے۔ اور میاں مرحوم کی والدہ ماجدہ جو اگرچہ صبر و شکر کی اعلیٰ مثال قائم کر رہی ہیں۔ مگر فطری اور طبعی تقاضے بھی ساتھ ہی ہیں اور ان کے ساتھ ہجر و فراق کے تیر اور اپنے لخت جگر کی جواناں مرگ کے روح فرسا نظاروں نے انہیں نیند سے محروم کر دیا ہے۔ اے ماں باپ سے بڑھ کر پیار اور شفقت اور محبت کرنے والے آسمانی آقا تو نے نیند کو "سباتا" بنایا ہے۔ انہیں نیند رات بھر نہ آئے تو یہ ان کے بس میں نہیں ہے۔ نہ یہ صبر کرنے کے خلاف ہے عرش سے سکینت اور اطمینان نازل فرما کر ان کے سارے رنج و کلفت دور فرما دے اور میٹھی نیند انہیں دے۔ اور تو چاہے تو اس میں ان کے نور نظر سے بھی اور سیدہ ممدوحہ کے حضرت نانا ابا سے بھی ملاقاتیں کرا دے تا ان کے سارے حزن اور ملال دور ہو جائیں۔ اور ان کی زندگی میں ایسی بہاریں آئیں جس میں سارے غم و اندوہ بھول جائیں۔

ہمارے آقا

تری قدرت کے آگے روک کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

"پنجاب سائیکل ورکس" لکھنو کے مالک

مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب

سیٹھ خیرالدین صاحب جو لکھنؤ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے یہ دینا نگر ضلع گورداسپور پنجاب کے رہنے والے تھے اور راجپوت چندربنسی گوتھ سے تعلق رکھتے تھے۔

جس زمانے میں منشائے ایزدی سے طاعون پھیلی تو دوسرے لوگوں کی طرح سیٹھ صاحب کا خاندان بھی اس کی لپیٹ میں آگیا۔ سیٹھ صاحب کی والدہ کو بھی طاعون کی گلٹی نکل آئی اور جب ان کو یقین ہو گیا کہ اب اس مرض سے چھٹکارا ممکن نہیں تو اپنے بیٹے سے تاکیداً کہا کہ بیٹا میں اس موذی مرض سے جانبر نہیں ہو سکتی تم فوراً اس جگہ سے نکل جاؤ۔ سیٹھ صاحب اپنی ماں کو اس حالت میں چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن والدہ کی التجا اور اصرار پر وہاں سے نکل جانے پر مجبور ہوئے۔ لیکن اس حالت میں کہ مڑ مڑ کر اپنی ماں کو دم توڑتے دیکھ رہے تھے۔

وہاں سے نکل کر مختلف مقامات پر ٹھہرتے ہوئے اور ملازمتوں کے سہارے معاش پیدا کرتے ہوئے گزارہ کر رہے تھے کہ ایک سرکس کمپنی میں بطور کیشیئر ملازم ہو گئے۔ یہ کمپنی ڈیرے ڈالتی ہوئی اور مختلف شہروں میں اپنے کمالات کا مظاہرہ کرتی ہوئی لکھنؤ پہنچ گئی تو اس شہر کی صفائی ستھرائی اور خوبصورتی نے ان کا دل موہ لیا اور مستقل طور سے اسے اپنی رہائش گاہ بنانے کا ارادہ کر لیا۔ آپ نے قیصرباغ کے قریب ایک دوکان کرایہ پر حاصل کی اور قریب ہی ایک کرایہ کے مکان میں رہائش اختیار کرلی۔ کچھ عرصہ کے بعد امین آباد میں ایک ہندو کا پلاٹ لیز پر لے کر ایک مکان اور ایک دوکان بنائی جس میں سائیکلوں کا کام شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کاروبار میں برکت ڈالی اور بہت جلد ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے لکھنؤ میں سائیکلوں کے پہلے امپورٹر ہو گئے۔ اب ان کا مال انگلستان سے آنے لگا۔ اس زمانہ میں سائیکلوں میں "ریلے"، "بی ایس اے" اور "فلپس" اور "ہرکولیس" سائیکلیں بہت مشہور تھیں اور سارے ملک میں ان کی مانگ تھی چونکہ حکومت برطانیہ کا زمانہ تھا لہٰذا جاپان کی بہت سستی سائیکلوں کی مانگ کم تھی کیونکہ کچھ تو تجارتی پابندیوں اور کچھ مال کے کمزور اور ناپائیدار ہونے کی وجہ سے لوگ برطانیہ کی کمپنیوں کے مال کو ترجیح دیتے تھے۔

اس زمانے میں "پنجاب سائیکل ورکس" کا نام سارے یوپی میں مشہور ہو گیا تھا۔ سیٹھ صاحب کی دیانت داری کی شہرت بھی سارے لکھنؤ میں پھیل گئی اور سائیکلوں کے خریدار دور دور سے آنے لگے۔ سیٹھ صاحب نے اپنی دوکان کے نزدیک ہی ایک کشادہ دوکان میں سائیکلوں کی مرمت کا کارخانہ کھول دیا جہاں بڑی تعداد میں سائیکلوں کی مرمت کرنے والے کاریگر ہمہ وقت کام میں مشغول رہتے تھے۔

اسی دوران سیٹھ صاحب کی ملاقات لکھنؤ کے مرزا کبیرالدین سے ہو گئی جو احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور نیک خصلت انسان تھے۔ انہوں نے سیٹھ صاحب کو جماعت سے روشناس کرایا۔ سیٹھ صاحب ایک سعادت مند نوجوان تھے اور اکثر ان کی نگاہوں کے سامنے اپنی دم توڑتی ہوئی ماں کا وجود آکر ان کی اس کسمپرسی کی موت پر ان کو تڑپا جاتی تھی۔ مرزا صاحب کی باتوں میں انہیں صداقت کی جھلک نظر آگئی اور وہ صدق دل سے حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے اور آخری دم تک خدمات دین میں مشغول رہے۔

مرزا کبیرالدین نے سیٹھ صاحب کی تنہائی کو محسوس کرتے ہوئے ان کا رشتہ اپنی بھانجی سے کرا دیا جن کے والد آغا صاحب شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ سیٹھ صاحب کے عنفوان شباب کا زمانہ تھا۔ ان کی عمر اس وقت بیس سال سے زیادہ نہ تھی۔ یہ شادی بہت کامیاب رہی۔ ان کے بطن سے چار بیٹے اور نو بیٹیاں پیدا ہوئیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(1) ڈاکٹر منصور احمد جو علی گڑھ یونیورسٹی میں ریاضیات کے پروفیسر تھے اب ریٹائر ہو چکے ہیں اور لکھنؤ میں رہائش پذیر ہیں۔

(2) بشیر احمد صاحب نے سیٹھ صاحب مرحوم کے کاروبار کو سنبھال لیا ہے اور وہ لکھنؤ میں تیار شدہ سائیکلوں اور بچگاڑیوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں لکھنؤ میں افتادہ اراضیات کی خرید و فروخت کا سلسلہ بھی جاری ہے جس کے لئے ان کو اکثر دہلی کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ شاید 1986ء میں ایک مرتبہ راقم الحروف کو بھی ان کے ساتھ لکھنؤ سے پاکستان واپس آتے ہوئے ان کے ساتھ دہلی تک سفر کرنے کا موقع ملا۔ یہ ایک خوبصورت، نیک سیرت اور اپنے والد مرحوم کی کاروباری صلاحیتوں کے مالک ایک خوش مزاج اور بااخلاق انسان ہیں۔

(3) داؤد احمد صاحب سیٹھ صاحب کے تیسرے بیٹے تھے جو وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم بڑی صلاحیتوں کے مالک ایک نہایت نیک نفس، مخلص اور خادم سلسلہ نوجوان تھے جن سے جماعت لکھنؤ کو بہت سی توقعات تھیں۔ وہ ایک فدائے احمدیت نوجوان تھے۔ خدمت دین کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے۔ ان کا ذریعہ معاش ایک "ٹیلرنگ شاپ" تھی جہاں کئی کاریگر کام کرتے تھے۔ وہ ان کو دن بھر کا کام سمجھا کر دعوت الی اللہ کے لئے لکھنؤ کے مختلف محلوں میں نکل جاتے تھے اور دن بھر اس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف اور مگن رہتے تھے۔ انہیں اردو اور انگریزی زبان میں تقریر کرنے کی صلاحیت بھی حاصل تھی اور تھیوسوفیکل سوسائٹی اور دیگر تنظیموں کے جلسوں میں بھی شرکت کرتے رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کو صوبہ یوپی کا قائد علاقائی مقرر فرمایا تھا غالباً 1984ء میں راقم الحروف اپنی ہمشیرہ محترمہ کے ساتھ اپنے بھائی سید احمد میاں سے ملنے لکھنؤ گیا تو میری ہمشیرہ صاحبہ کی دلی خواہش تھی کہ وہ قادیان کی زیارت بھی کرلیں اور مزار حضرت اقدس مسیح موعود پر دعاؤں کی توفیق پائیں اور بیت الدعا میں نوافل بھی ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں اس سلسلہ میں مرحوم داؤد احمد نے ہماری بہت مدد کی اور مجھے ساتھ لے کر مختلف دفاتر کے چکر بھی لگاتے رہے۔ یہاں تک کہ وزارت داخلہ سے ہمیں قادیان جانے کی اجازت بھی مل گئی۔ لیکن اسی دوران مراد آباد میں عید کے موقعہ پر فسادات پھوٹ پڑے اور ہم قادیان شریف کی زیارت سے محروم رہے کیونکہ مقامی حکام نے ہمیں اجازت نہ دی اور ہنگامی حالات کے پیش نظر معذرت کرلی۔

(4) چوتھے بیٹے نصیر احمد ٹیلرنگ شاپ چلا رہے ہیں۔

(5) زینت بیگم زوجہ جناب ابوبکر صاحب گلستان جوہر کراچی میں سکونت پذیر ہیں۔

(6) ناصرہ بیگم (مرحومہ) اہلیہ عمر صاحب (برادر ابوبکر صاحب) کلکتہ

(7) طاہرہ بیگم چوہدری سعید احمد صاحب درویش قادیان (مرحومین)

(8) فاطمہ بیگم زوجہ ڈاکٹر حبیب اللہ لاہور (دونوں کا جماعت سے اب کوئی تعلق نہیں)

(9) اختر بیگم زوجہ ڈاکٹر نیاز اللہ انصاری مرحوم

(10) منصورہ بیگم زوجہ چوہدری سردار احمد صاحب حال مقیم لندن

(11) زاہدہ بیگم زوجہ محمد سعید صاحب لکھنوی حال مقیم کراچی النور سوسائٹی جنرل سیکرٹری جماعت النور و منتظم عمومی۔

(12) نزہت بیگم زوجہ حمید اللہ انصاری

(13) سلمہ بیگم زوجہ شمس عالم صاحب ایڈووکیٹ حال مقیم بھاگلپور۔

سیٹھ خیرالدین مرحوم کے یہ حالات کچھ میں نے اپنی یادداشت سے اور کچھ برادر مکرم محمد سعید صاحب لکھنوی (جو سیٹھ صاحب مرحوم کے داماد ہیں) سے معلومات حاصل کرکے تحریر کئے ہیں لیکن اب جو حالات میں ضبط تحریر میں لا رہا ہوں وہ میری ذاتی معلومات پر انحصار کرتے ہیں۔

میں 1930ء میں فارسی کا امتحان "منشی" دینے کے لئے لکھنؤ گیا جہاں امیرالدولہ ہائی سکول میں الہ آباد ایجوکیشنل بورڈ کے علوم شرقیہ کے امتحانات کا سینٹر تھا۔ استاذی المحترم جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری نے ایک پرچہ سیٹھ خیرالدین صاحب کے نام تحریر کر دیا تھا تاکہ وہ دوران امتحان میری رہائش کا بندوبست کر دیں۔ میں لکھنؤ کے چارباغ اسٹیشن پر پہنچ کر پلیٹ فارم سے باہر آیا۔ ایک یکے میں سوار ہو کر سیدھا لاٹوش روڈ پر سیٹھ صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ سیٹھ صاحب اس وقت اپنی دوکان میں کاروبار میں مصروف تھے میں نے ان کو حضرت حافظ صاحب کا پرچہ دیا تو فوراً مجھے اپنے ساتھ لے کر بلڈنگ کی پشت کی طرف آئے اور ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے گئے جو بیک وقت عبادت گاہ اور مہمان خانے کا کام دیتا تھا۔ یہاں ایک چارپائی پر میرا بستر اور مختصر سا سامان رکھوا کر فرمایا کہ آپ جتنے دن چاہیں یہاں قیام کر سکتے ہیں۔ پھر میں نے وہاں ایک ہفتہ قیام کیا سیٹھ صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ صبح کا ناشتہ اور دونوں وقت کا کھانا یہیں کھائیں گے۔ میں نے دوپہر کے کھانے کے لئے معذرت کرلی تھی کیونکہ وہ وقت امتحانی سینٹر میں وقفہ کا ہوتا تھا بعد ازاں دوسرا پرچہ شروع ہو جاتا تھا۔ امیرالدولہ ہائی سکول جو ہمارا امتحانی سنٹر (مرکز) تھا سیٹھ صاحب کی رہائش گاہ سے کافی دور تھا اور ایک پرچہ کے بعد جو کھانے کے لئے وقفہ ہوتا تھا، تمام طلبہ قریبی ہوٹلوں سے کھانا کھا لیتے تھے اور وہیں کچھ دیر آرام کرتے یا اپنا کورس تازہ کرتے۔

صبح کے ناشتے میں جو سیٹھ صاحب کے گھر سے آتا تھا بہت تکلف کیا جاتا تھا۔ لکھنؤ کی مشہور بالائی یا ربڑی اور پراٹھے یا پوریاں اور کئی قسم کی چٹنیاں ہوتی تھیں۔ نماز فجر کے بعد جو اسی مہمان خانہ کے ایک حصہ میں ہوتی تھی اور جس کی امامت سیٹھ صاحب خود کراتے تھے درس ہوتا تھا اور قرآن شریف کا یہ درس بھی خود سیٹھ صاحب دیا کرتے تھے۔ مقتدیوں میں میرے سوا دو تین نمازی اور ہوا کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں لکھنؤ کی جماعت میں صرف چند افراد ہی تھے اور وہ بھی دور دور رہائش پذیر تھے۔ میرا روزانہ کا معمول تھا کہ ناشتہ کرکے اور ضروری کاغذات لے کر پیدل ہی امتحان گاہ کی طرف روانہ ہو جاتا تھا جو وہاں سے میل ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ وہاں سکول کے لان میں کچھ دیر پرچہ کے متعلق یادداشتیں تازہ کرکے گھنٹی بجتے ہی ہال میں داخل ہو کر اپنی نشست پر بیٹھ جاتا۔ دونوں پرچے کرنے کے بعد پیدل ہی واپس آتا اور امین آباد پارک میں بنچ پر بیٹھ جاتا اور وہاں پر میں مالش کرنے والے سے چمپی کراتا اور تر و تازہ ہو کر رہائش گاہ میں پہنچ جاتا۔ ملازم اوپر سے کھانا لے آتا اور میں کھانے سے فارغ ہو کر مطالعہ میں مصروف ہو جاتا۔ پھر نماز عشاء کا وقت ہونے پر سیٹھ صاحب اوپر سے آجاتے اور باجماعت نماز ادا ہوتی۔ یہی روز کا معمول تھا۔ عشاء کے بعد سیٹھ صاحب دریافت کیا کرتے کہ آپ کو یہاں کوئی تکلیف تو نہیں ہے اور آپ کے پرچے کیسے ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ ایک ہفتہ کے اندر ہی سیٹھ صاحب نے اپنے اخلاق کریمانہ سے میرا دل موہ لیا اور میں دل کی گہرائیوں سے ان کا مداح ہو گیا۔ ان کی گوناگوں خوبیوں کی تفصیلات میں جانے کا یہ موقع نہیں۔ اللہ نے توفیق دی اور کچھ دن اور مہلت مل گئی تو سیٹھ صاحب کی خدمات سلسلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔ مگر اتنا کہتا چلوں کہ وہ کوئی دقیقہ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں اٹھا نہیں رکھتے تھے۔ مربیان کرام قادیان سے تشریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاتے رہتے تھے اور ان کے مہمان خانہ میں قیام کر کے دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ امیرالدولہ پارک کے سامنے واقع تھیوسوفیکل ہال میں ہر سال جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ منعقد کراتے اور مرکز سے علماء کو بلوا کر تقاریر کراتے تھے مجھے یاد ہے کہ سیرت النبیؐ کے ایک ایسے ہی جلسہ میں تلاوت کے بعد شوکت تھانوی مرحوم نے ایک نظم پڑھی تھی جس کا ایک شعر یہ تھا۔

ہم نے یہ مانا کہ ہیں یہ راہ سے کھوئے ہوئے
ہم سے پھر اچھے ہیں کیونکہ ہم تو ہیں سوئے ہوئے

ساری نظم میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور احمدیوں کی خدمات ملی کا ذکر کیا ہے۔ یہ نظم پندرہ روزہ "المصلح" کراچی میں چھپ چکی ہے۔

اسی قبیل کے ایک جلسہ کا آنکھوں دیکھا حال قلمبند کئے بغیر یہ مضمون نامکمل رہ جائے گا لہٰذا ملاحظہ ہو۔

اس جلسہ کی تیاری میں جماعت کے اکثر احباب نے حصہ لیا تھا اور مرکز سے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تشریف لائے تھے جلسہ بڑا کامیاب رہا اور غیر احمدی حضرات نے مولانا راجیکی کی دلنشیں تقریر سے بڑا اثر لیا۔

اس جلسہ میں کچھ مخالفین سلسلہ بھی موجود تھے۔ ان کو یہ بات ناگوار گزری کہ لوگوں نے احمدی عالم کی تقریر کو پسند کیا اور برملا اس کا اظہار بھی کیا۔ انہوں نے اپنے چند شرپسند ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ احمدی احباب کو برملا سب وشتم کا نشانہ بناتے ہوئے ان کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ بعد ازاں پتھروں اور غلیظ کیچڑ سے ان پر حملہ آور ہوئے۔ پتھروں اور اینٹوں کے ٹکڑوں سے احمدی احباب کو چوٹیں بھی آئیں اور ان کے صاف ستھرے لباس بھی آلودہ ہو گئے۔ قافلہ صبر وضبط وتحمل کا مظاہرہ کرتا ہوا اپنے مستقر کی طرف بڑھتا رہا اور مخالفین آوازے کستے اور گالیوں اور اینٹ پتھر کی بوچھاڑ کرتے ہوئے ان کے پیچھے رواں تھے۔

اس واقعہ کو ایک غیر احمدی دوست نے دیکھا اور ان کو عجیب سا لگا کہ آگے آگے کچھ سفید پوش اور باریش حضرات خاموشی کے ساتھ راستہ طے کر رہے ہیں اور ان کے پیچھے کچھ مخالف صاحبان اور چند دیگر لوگ فحش بکتے اور اینٹوں، پتھروں اور کیچڑ کی بارش کرتے ان کے پیچھے رواں ہیں۔

جب سب لوگ سیٹھ صاحب کی قیام گاہ پر پہنچ گئے تو یہ غیر احمدی دوست بھی ان کے ساتھ مہمان خانے میں آ گئے۔ اس موقعہ پر استاذی المحترم جناب حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (۔) بھی وہاں موجود تھے احمدی احباب نے غسلخانہ میں جا کر لباس تبدیل کئے اور پھر مہمان خانے میں آ گئے۔ ان غیر احمدی دوست نے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے سوال کیا کہ حضرت! آپ کون لوگ ہیں اور آپ کے پیچھے جو صاحبان اور دیگر لوگ غلیظ گالیاں بکتے اور اینٹ پتھر کی بارش کرتے ہوئے آپ کا پیچھا کر رہے تھے وہ کون لوگ ہیں۔ مولانا راجیکی صاحب نے اختصار کے طور پر اپنا مسلک بیان کیا اور مخالفوں کے بارے میں صرف اتنا کہا کہ یہ لوگ محض ہمارے اس عقیدہ کی وجہ سے ہماری مخالفت میں اس حد تک پست ذہنیت کے مالک ہو چکے ہیں جس کا مشاہدہ آپ نے اپنی آنکھوں سے کیا۔ بعد ازاں مولانا صاحب نے ان سے کہا کہ اگر آپ کو تفصیلی معلومات حاصل کرنا ہوں تو (حضرت حافظ صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا) ان صاحب سے شاہجہان پور جا کر معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ غیر احمدی دوست جن کا اوپر ذکر ہوا۔ کان پور کے رہنے والے ایک نیک سیرت اور سعید الفطرت انسان تھے اور علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجوایٹ تھے اور انہوں نے مٹی کے برتنوں اور گلدانوں وغیرہ پر چینی کا ملمع کرنے اور نقش و نگار بنانے کے شعبہ میں گریجوایشن کیا تھا۔ انگریزی حکومت سے ان کی کارکردگی پر وظیفہ منظور ہو چکا تھا اور وہ اپنے شعبہ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے انگلستان جانے والے تھے۔ لیکن بنارس یونیورسٹی نے اس شعبہ میں انہیں پی۔ ایچ ڈی کرنے کے لئے گورنمنٹ کی توجہ دلائی کہ وہ اس شعبہ میں انہیں تمام سہولتیں مہیا کر سکتی ہے۔ یہ پیشکش گورنمنٹ نے قبول کر لی اور انہوں نے بنارس یونیورسٹی میں اپنا نصاب مکمل کیا اور وہاں سے انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل ہو گئی۔

یہ دوست عرصہ تک استاذی المحترم حضرت حافظ صاحب کے پاس شاہجہانپور آتے رہے اور گھنٹوں سوال وجواب کی مجلس گرم رہتی۔ بعض اوقات وہ دوپہر کا کھانا بھی حضرت حافظ صاحب (۔) کے ساتھ کھاتے اور ہر بار مطمئن ہو کر واپس جاتے کچھ عرصہ بعد انہوں نے بشرح صدر احمدیت کو قبول کیا۔ معلوم نہیں یہ دوست اب کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں؟

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر32282 میں امۃ القیوم زوجہ حافظ محمود احمد طاہر قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-271 نارتھ کراچی حال مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-9-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم مبلغ۔/10000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی کل وزن 390 ملی گرام۔ 101 گرام مالیتی۔/45000 روپے۔ کل مالیت جائیداد۔/55000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ القیوم پوسٹ بکس نمبر 87 مظفر گڑھ گواہ شد نمبر1 چوہدری طاہر نسیم احمد وصیت نمبر 27179 نارتھ کراچی گواہ شد نمبر2 حافظ محمود احمد طاہر (خاوند موصیہ) وصیت نمبر26650۔

مسل نمبر32283 میں ثریا چیمہ زوجہ ممتاز احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیرپور (سندھ) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-11-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر مبلغ۔/2000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی 5 تولے مالیت۔/25000 روپے۔ 3۔ بینک بیلنس۔/140000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1285 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ثریا چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیرپور (سندھ) گواہ شد نمبر1 ممتاز احمد چیمہ (خاوند موصیہ) گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیرپور (سندھ) گواہ شد نمبر2 انیس احمد چیمہ (پسر موصیہ) گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیرپور (سندھ)۔

مسل نمبر32284 میں ناصر احمد خاں ولد فتح محمد خاں قوم راجپوت پیشہ ہومیوپیتھ عمر58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 285/E-B ضلع وہاڑی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی واقع چک نمبر285۔ای۔بی برقبہ 25 کنال 6 مرلہ مالیتی۔/316250 روپے۔ 2۔ سکنی اراضی واقع چک نمبر 285۔ای۔بی۔ برقبہ 6 مرلہ مالیتی۔/18000 روپے۔ 3۔ سکنی اراضی واقع بستی محمد پورہ منڈی گگو برقبہ 5 مرلہ تعمیر شدہ۔/150000 روپے۔ 4۔ سکنی اراضی واقع شاہ فیض پارک بوریوالا برقبہ 5 مرلہ تعمیر شدہ۔/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4000 روپے ماہوار بصورت روزگار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد خاں ناصر میڈیکل ہال جمیلہ روڈ منڈی گگو ضلع منڈی گواہ شد نمبر1 عبدالرحیم بھٹہ 84۔ ای بلاک بوریوالہ ضلع وہاڑی گواہ شد نمبر2 میاں محمد اشرف امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی۔

مسل نمبر32285 میں نصرت جہاں زوجہ محمد جاوید قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تولیکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-3-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بصورت زیور سونا ساڑھے تین تولے مالیتی۔/21000 روپے۔ 2۔ چاندی کا سیٹ مالیت۔/1000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نصرت جہاں تولیکی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 سعید احمد مربی سلسلہ ولد رشید احمد قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر2 محمد حنیف ولد سیٹھ محمد دین قائد مجلس کامونکی ضلع گوجرانوالہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبزیاں اور کینسر

آدھا کلو سبزی روزانہ کھانے سے کینسر کو ہونے سے روکا جا سکتا ہے.... بھارتی اخبار پرتاپ نے تائیوان کے سائنسدانوں کی تازہ ریسرچ کے حوالے سے لکھا ہے کہ سبزیاں کینسر کو روکتی ہیں اور سبزی خوروں میں پھیپھڑے کے کینسر کا امکان 75 فیصد کم اور جگر کے کینسر کا امکان 60 فیصد کم ہوتا ہے۔

(جنگ لاہور 16۔ اپریل 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ وکالت وقف نو کو مورخہ 4- اگست 99ء فیصل آباد سے ربوہ آتے ہوئے حادثہ پیش آگیا ہے جس سے ان کی دونوں ٹانگیں فریکچر ہو گئی ہیں اور حالت تشویشناک ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس خادم سلسلہ کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ مکرم مجیب الرحمان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ راولپنڈی کی اہلیہ شدید بیمار ہیں۔ تقریباً ایک ماہ سے سی ایم ایچ راولپنڈی میں انتہائی نگہداشت وارڈ میں ہیں۔ کوئی دو ہفتے سے بے ہوش (کوما) ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید احمد اولکھ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ دل کی تکلیف کی وجہ سے اسلام آباد ہسپتال میں داخل ہیں شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمود احمد صاحب گولڈ سمتھ ربوہ کا داماد میاں پرویز احمد صاحب ہمبرگ (جرمنی) میں دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور بےہوشی طاری ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد اقبال گورایہ صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے برادر نسبتی محترم شاہد احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ شاہدہ بی بی صاحبہ اچانک مختصری بیماری کے بعد مورخہ 21- جولائی 1999ء کو صبح 9 بجے اس دنیائے فانی سے کوچ کر کے اپنے مولا حقیقی کے حضور پیش ہو گئیں۔ اسی روز بعد دوپہر نماز جنازہ محترم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان موضع حسن پور ضلع خانیوال میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری نصیراللہ صاحب امیر جماعت ضلع خانیوال نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی عمر 27 سال تھی۔ مرحومہ ڈاکٹر محمد خان صاحب مرحوم سابقہ امیر ضلع خانیوال کی بھانجی اور محترم چوہدری نصیراللہ خان صاحب امیر ضلع ساہیوال کے کزن کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں اپنے خاوند کے علاوہ تین بچے بعمر 7 سال، 5 سال، 2 سال غم زدہ چھوڑے ہیں۔ مرحومہ بہت نیک کم گو اور نماز روزہ کی پابند تھیں۔ احمدیت سے سچا لگاؤ تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کی حسنات کو آپ کی اولاد میں جاری رکھے۔ اور بچوں کا نگہبان ہو۔

کفالت یتامیٰ

افضال الٰہی کا ایک یقینی ذریعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والدیا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرمایا کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا ہے کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو اس فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سری لنکا میں بم دھماکہ سری لنکا کے شمالی شہر واوینیا میں ایک خود کش بم کے حملے کے نتیجے میں 11- افراد ہلاک اور 21 زخمی ہو گئے ہیں۔ پولیس کا ایک ٹرک شمالی شہر واوینیا سے منار جا رہا تھا کہ ایک باغی عورت نے جسم سے بم باندھ کر ٹرک پر چھلانگ لگا دی۔ سائیکل پر آنے والی اس عورت کے جسم کے چیتھڑے اڑ گئے۔

کوفی عنان پر الزام عراق میں اقوام متحدہ کے اسلحہ کمیشن کے سربراہ رچرڈ بٹلر نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے عراقی صدر صدام حسین کو بے لگام کر دیا ہے۔ صدر صدام طاقت کے سوا کوئی زبان نہیں جانتے۔ سفارتی سطح پر بات چیت کوفی عنان کی بڑی غلطی ہے۔ عراق نے بار بار اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو نظر انداز کیا ہے۔ رچرڈ بٹلر نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل صدر صدام کے ساتھ نرم رویہ اختیار کر کے اسلحہ کمیشن کی کامیابیوں کو سبوتاژ کر رہے ہیں۔ عراق دوبارہ مہلک ہتھیار بنانے کی کوشش کر سکتا ہے۔

کوسووو میں اجتماعی قبر کوسووو کے ایک قصبے سے ایک اور اجتماعی قبر سے 70 لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ لاشیں زیادہ تر نوجوانوں کی ہیں۔ علاقے کے لوگوں نے کہا ہے کہ سرب فوجیوں نے انہیں لائن میں کھڑے کر کے گولیاں ماری تھیں۔

روس کا مطالبہ روس نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ طالبان کی مدد بند کرے۔ افغانستان میں طالبان مخالف کمانڈر احمد شاہ مسعود کے 40 سے زائد فوجی لڑائی چھوڑ کر تاجکستان فرار ہو گئے ہیں۔

اسامہ دہشت گرد نہیں ہے افغانستان کے سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ اسامہ پکا مسلمان ہے۔ دہشت گرد نہیں۔ اسے ہم امریکہ کے حوالے ہرگز نہیں کریں گے۔ روس کو افغانستان سے نکالنے میں اسامہ نے بڑا اہم کردار ادا کیا تھا۔

مقبوضہ کشمیر مجاہدین نے زبردست حملے کر کے کئی بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ ایک گاڑی میں ایک فوجی افسر سمیت 17 اہلکار جا رہے تھے۔ مجاہدین نے بارودی سرنگ لگا اسے تباہ کر دیا۔ کنٹرول لائن پر شدید گولہ باری ہوئی۔ مجاہدین نے کارروائیاں تیز کر دیں۔ کارگل کے برف پوش پہاڑیوں پر موجود رہیں گے۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فوجوں کے درمیان جھڑپوں میں 15- بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ 6 مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

عراق کی دھمکی عراق نے خبردار کیا ہے کہ وہ اپنی فضاؤں کو امریکی اور برطانوی طیاروں کے لئے دوزخ بنا دے گا۔

Admissions Open

National College Rabwah Offers a New Computer Programming Course (SDP) Software Development Pack that includes following subjects

Subjects:

1. RDBMS (Relational Database Management Systems)
2. SAD (System Analysis and Design)
3. EDP (Electronic Data Processing)
4. Programming Language C++
5. Visual Basic
6. Java Script (Web Page Designing)

Course Duration

6 months duration course
LAB 6 days a week
Lectures first three days of the week

Eligibility

Candidate must be Inter
Some Databases knowledge or DWA

Classes starting from Tuesday 17th August 1999
For further information
please walk in or dial 212034

National College for Computer Studies
23-shakoor park Rabwah sdp/0508/99

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 5 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
6۔اگست۔ غروب آفتاب۔ 7-03
7۔اگست۔ طلوع فجر۔ 3-53
7۔اگست۔ طلوع آفتاب 5-25

وفاقی کابینہ کا اجلاس
وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں میڈیا کے متعلق کابینہ کی کمیٹی کی رپورٹ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور کمیٹی کی سفارشات کی منظوری دی گئی کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر ہمارے اصولی موقف سے امن کو فروغ ملا ہے۔ موجودہ بحران میں پاکستان نے عالمی برادری کے ذمہ دار اور سنجیدہ رکن کا کردار ادا کیا جس کی وجہ سے دنیا نے کشمیر پر ہمارا مضبوط کیس مان لیا ہے اور پاکستان کی عالمی ساکھ میں اضافہ ہوا ہے۔ بہرحال اب یہ ہمارا اپنا فرض ہے کہ بیرون ملک پاکستان کے امیج کو بہتر بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے جہاں تمام ادارے مضبوط اور آزاد ہیں لیکن ملک میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور معیشت کو لبرل بنانے کی ضرورت ہے۔

کشمیر کمیٹی کے چیئرمین کا بیان
قومی اسمبلی کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین چوہدری محمد سرور خان نے کہا ہے کہ کشمیریوں کو مشکل گھڑی میں تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔ اور ان کی اخلاقی سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھی جائے گی۔ کیونکہ کشمیری اپنے جائز حق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں جس کو نہ صرف اقوام متحدہ بلکہ بھارت نے بھی تسلیم کیا ہوا ہے۔ ممبران کمیٹی نے کہا کہ بھارت سفارتی اور میڈیا کی سطح پر جھوٹا پراپیگنڈہ کرنے میں کامیاب رہا ہے جس کی ہمیں تحقیق کرنی چاہئے۔ اور پاکستان کو چاہئے کہ مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے کے لئے بیرون ملک وفود بھیجے۔ کشمیر کمیٹی نے افواج پاکستان کی بھی تعریف کی کہ ان مستعدی کی وجہ سے دشمن ایک انچ بھی پاکستانی حدود میں داخل نہیں ہو سکا۔

امریکہ کے اپنے شہریوں کے متعلق خدشات
امریکہ نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ہمارے شہریوں کی حفاظت کرے کیونکہ پاکستان کی بعض مذہبی جماعتیں امریکیوں کے قتل کی دھمکیاں دے رہی ہیں امریکہ نے پاکستان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تو اس کی ذمہ داری حکومت پاکستان پر ہوگی یہ پیغام اسلام میں موجودہ امریکہ سفارت خانے کی طرف سے حکومت پاکستان کو دیا گیا ہے۔ اسی خطرے کے پیش نظر حکومت امریکہ نے غیر ملکوں میں اپنے سفارت کاروں کی سکیورٹی بڑھا دی ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان کے دفتر خارجہ نے اگرچہ فی الحال کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا لیکن ذرائع نے بتایا ہے کہ جے یو آئی کے خلاف حکومت کوئی بھی کارروائی کر سکتی ہے۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان کے خلاف کسی کو جارحانہ کارروائی کے لئے اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اسامہ کے خلاف کسی امریکی اپریشن کا علم نہیں۔

وفاقی کابینہ کے فیصلے
وفاقی کابینہ نے قومی میڈیا کے کردار کو فعال بنانے کے لئے بعض اقدامات کی منظوری دی ہے۔ اس اجلاس میں ملک کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے کردار کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں وزیر خزانہ نے اپنے ورلڈ بینک کے ساتھ مذاکرات پر کابینہ کو بریفنگ دی۔ جس پر وزیر اعظم نے کہا کہ ہمیں چاہئے کہ ہم پاکستان کی معیشت کو آزادانہ بنیاد پر استوار کریں۔ تاکہ عوام کے لئے روزگار کے موقع پیدا ہوں۔ اور اقتصادی بحالی بھی ہو۔ اس سے مضبوط اور خوشحال پاکستان کی بنیاد بنے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کشمیر کے نصب العین کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ بھارتی پراپیگنڈے کا جواب دینے کے لئے ٹیلی ویژن نیوز چینل کے قیام کی منظوری دی گئی کابینہ نے گیس کے نرخوں میں اضافے کا معاملہ موخر کر دیا۔ وزیر اطلاعات کو پریس کونسل کی تشکیل کے بارے میں اے۔ پی۔ این ایس اور سی۔ پی۔ این۔ ای۔ سے رابطہ کرنے کی ہدایت کی۔ وفاقی کابینہ نے بھارتی پراپیگنڈے کا جواب دینے کے لئے پریس اتاشیوں اور قونصلروں کی آسامیاں بھی بحال کر دیں یاد رہے کہ یہ آسامیاں پہلے کفایت شعاری کے تحت ختم کی گئی تھیں۔

شہباز شریف کا دورہ چین
وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ چین پاکستان کا بہترین دوست اور پاکستان کے مفادات کا حامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا دورہ چین اور سنگاپور خالصتاً اقتصادی تھا جو کہ کامیاب رہا۔ وہ چین اور سنگاپور کے دس روزہ دورہ سے واپس آئے تھے اور اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ چین نے پاکستان کے موقف کی ہمیشہ حمایت کی ہے اور اسی طرح پاکستان نے بھی ون چین پالیسی کی بھرپور حمایت کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بعد میں اس دورے کے حوالے سے اخبار نویسوں سے تفصیلی گفتگو کریں گے۔

حکومت کے خلاف ریلیاں
عوامی اتحاد اور پیپلزپارٹی کے زیر اہتمام ملک بھر میں ریلیاں منعقد کی گئیں۔ کراچی میں مزار قائداعظم پر جلسہ پشاور میں خواتین نے جلوس نکالا۔ سرحد میں دیگر جگہوں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ ہر جگہ قافلوں کا شاندار استقبال کیا گیا عوامی اتحاد اور پیپلزپارٹی کے رہنماؤں نے کہا کہ حکومت کے خاتمے تک ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ پیپلزپارٹی کے رہنما راؤ سکندر اقبال نے کہا ہے کہ عوام نے حکومتی پالیسیاں مسترد کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چند دنوں کی مہمان ہے انہوں نے بتایا کہ بے نظیر بھٹو ایک ماہ تک وطن واپس آ جائیں گی۔

طلباء یونین پر پابندی
حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے کالجوں اور سکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں طلباء یونین بنانے پر پابندی عائد کر دی ہے حکومت نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے اساتذہ جو طلبہ کی یونین سازی میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف بھی سخت کارروائی کی جائے گی۔

بھارتی سفارت کاروں کی واپسی
بھارتی ہائی کمیشن کے دو ملازمین جو سکیورٹی گارڈ بتائے جاتے ہیں کو حکومت پاکستان نے ایک ہفتہ کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ ان دونوں کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان اور بھارت کشیدگی کے بعد ایک دوسرے کے پانچ اہلکاروں کو نکال چکے ہیں۔ دریں اثناء ان سفارت کاروں کے متعلق بھارت نے یہ الزام لگایا ہے کہ ان سفارت کاروں کو اغوا کر کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جبکہ پاکستان نے کہا ہے کہ بھارتی کہانی من گھڑت ہے اور اس میں کوئی سچائی نہیں۔

سورج گرہن
گیارہ اگست کو ہونے والا مکمل سورج گرہن نہ صرف اس صدی کا آخری سورج گرہن ہوگا۔ بلکہ یہ کراچی کی ساحلی پٹی میں بھی دیکھا جائے گا۔ جبکہ 20ویں صدی کے دوران اس پہلے واقع ہونے والے سورج گرہن جو کہ تعداد میں 70 کے قریب ہیں صرف دور دراز کے علاقوں میں دیکھے جاسکتے تھے پاکستان کے صوبہ سندھ کی ساحلی پٹی پر دیکھا جانے والا کامل سورج گرہن ایک منٹ تیرہ سکینڈ تک رہے گا جب یہاں مکمل اندھیرا چھا جائے گا۔ اگرچہ کراچی میں یہ سورج گرہن سہ پہر چار بج کر اٹھارہ منٹ سے شروع ہو کر شام پانچ بج کر 27 منٹ تک رہے گا۔ لاہور سے پنڈی تک جزوی سورج گرہن ہوگا۔ صوبائی سے وفاقی دارالحکومت تک سہ پہر ساڑھے پانچ بجے ہلکا اندھیرا چھا چکا ہوگا۔ اسی دوران سورج کا 80 فیصد حصہ چاند کے پیچھے چھپا ہوگا۔ بتایا گیا ہے کہ آئندہ یورپی ممالک میں مکمل سورج گرہن 82 سال بعد نظر آسکے گا۔

پولیس افسروں کی کارکردگی
لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری نے ریمارکس دیئے ہیں کہ بڑے پولیس افسر جب عدالتوں میں ہوتے ہیں تو غیر قانونی اقدامات کرنے والے اپنے ماتحتوں کے خلاف سخت کارروائی کی یقین دہانی کراتے ہیں لیکن جب وہ واپس اپنے دفاتر میں پہنچ جاتے ہیں تو اپنے چہیتوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے۔ عدالت نے یہ ریمارکس دو افراد کو غیر قانونی طور پر قید رکھنے اور عدالت سے غلط بیانی کرنے پر پسرور کے ایس۔ ایچ۔ او کے خلاف کیس کی سماعت کے دوران دیئے۔ اگرچہ ڈی آئی جی پولیس نے یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ اسی کیس میں سخت ترین کارروائی کریں گے لیکن عدالت نے کہا کہ آپ دفتر جاتے ہی بھول جائیں گے۔ عدالت عالیہ نے حکم دیا کہ ایس۔ ایچ۔ او مذکور کو فوراً معطل کر کے تبدیل کیا جائے۔ اس کے علاوہ اس کو دس ہزار روپے جرمانہ بھی کیا۔

نظر کی چیکنگ بذریعہ کمپیوٹر۔ یاگ لینز سے کالا موتیا اپریشن کے بعد جھلی کی صفائی۔ سفید موتیا Rs.1200 لینز کے ساتھ Rs.3500 کیپٹن ڈاکٹر رشید الدین آئی سپیشلسٹ۔
ویلکم روڈ ریالہ خورد نون کلینک 04443-621371 رہائش 0442-512436

مکان برائے فروخت
ایک کمرشل عمارت جس میں تین دکانیں اور تمام سہولیات میسر ہیں برلب ساہیوال روڈ رحمان کالونی ربوہ۔ رابطہ کے لئے۔ رانا نذیر احمد غازی 212667

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور۔ ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971

زرعی رقبہ برائے فروخت
4 سے 8 ایکڑ زرعی رقبہ برائے فوری فروخت ہے۔ مناسب دام اور اعلیٰ لوکیشن واقعہ احمد نگر ربوہ سے صرف 2 کلومیٹر سرگودھا فیصل آباد روڈ سے لنک روڈ پر
برائے رابطہ۔ چوہدری عبدالسلام سکنہ احمد نگر فون فارم 04524-212123 گھر 211263

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔ ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔ پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ۔ سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1۔ ربوہ فون 434